شذرات

شاہ ولی اللہ صاحب، اپنی مشہور تالیف حجۃ اللہ البالغہ میں سعادت کی بحث میں فرماتے ہیں کہ انسانی افراد جس طرح شجاعت اور دیگر تمام اخلاق میں مختلف ہوا کرتے ہیں، سعادت کے بارے میں بھی ان کا اختلاف ہے۔ شجاعت کے متعلق کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں، جن میں حصول شجاعت کی کوئی امید نہیں ہوتی - ان کی اصل جبلت ہی سراسر اس کے متضاد ہوا کرتی ہے، جیسا کہ مخنث اور وہ شخص جس کا قلب بالکل ضعیف ہوا کرتا ہے۔

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں، جن میں شجاعت تو نہیں ہوتی لیکن شجاعت کے افعال، اقوال اور ہیئات واشکال کی ممارست سے ان کے اندر شجاعت پیدا ہونے کی امید پیدا ہو جاتی ہے۔ بہادران قوم کے واقعات، معرکوں میں ان کی ثابت قدمی اور خطرات میں ان کے اقدام کے تذکروں سے ان کے اندر شجاعت کے جذبات اُبھر آتے ہیں۔

بعض لوگ وہ ہوتے ہیں جن کی تخلیق ہی شجاعت پر ہوتی ہے اور ہر لحظہ شجاعت کی ترنگیں ان کے اندر ابھرتی رہتی ہیں، ذرا رگڑ لگی اور شعلے بھڑک اُٹھے۔

بعض ایسے ہوتے ہیں جن کے اندر یہ وصف وافر طور پر موجود رہتا ہے اور وہ اس وصف کی مقتضیات کی طرف نہایت تیزی سے اقدام کرتے ہیں۔ اگر ایسے لوگوں کو بزدلی کی طرف بُلایا جائے اور نہایت سختی کے ساتھ بلایا جائے تب بھی وہ اسے قبول نہیں کرتے۔ اور اس وصف کے افعال کی طرف پیش قدمی کرنا اور اس کے مناسب حال ہیئتیں اختیار کرنا، ان کے لیے نہایت آسان ہوتا ہے اور اس کے لیے نہ تو انھیں رسوم وعادات کی ضرورت ہوتی ہے، نہ

کسی پیش رو راہبر کی، نہ کسی دعوت کی۔ ایسے ہی لوگ اس وصف کے پیشوا ہوا کرتے ہیں، انھیں قطعاً کسی دوسرے پیشوا کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ جو لوگ ان سے کم درجہ کے ہیں ان پر لازم ہے کہ وہ ان لوگوں کی راہ اختیار کریں، پوری قوت سے ان کی رسوم وعادات اور طریق عمل پر چلیں، ان کی ہیئت اور ان کے طریق عمل کی تقلید کی پوری کوشش کریں اور ان کے اہم ترین وقائع اور تذکروں کو بار بار دہرائیں تاکہ مطلوبہ وصف کے متوقع کمالات جو ان کے لیے مقدر ہیں، ان میں پیدا ہو جائیں، ان میں یہ جذبات ابھریں اور ان کے اندر حرکت پیدا ہو۔

یہ حال شجاعت کا ہے، وہی حال اس خلق مطلوب کا ہے جس پر انسان کی سعادت کا دار و مدار ہے بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں سعادت کا خلق یکسر مفقود ہوتا ہے ایسے اشخاص کے اصلاح کی توقع ہی نہیں ہو سکتی، جیساکہ وہ شخص جس کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا، کیونکہ اس پر کفر کی قطعی مہر لگ چکی تھی۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق خدائے قدوس نے اس آیت سے ذرا ارشاد فرمایا ہے صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ (بہرے، گونگے، اندھے ہیں کہ وہ سیدھی راہ پر آ ہی نہیں سکتے)۔

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن میں یہ سعادت کا خلق تو مفقود ہوتا ہے لیکن اس کے حصول کی امید ہوا کرتی ہے اور یہ اس طور پر کہ سخت ترین ریاضتیں کی جائیں، عبادات کی معاونت کی جائے، انھی ریاضات شاقہ اعمال وعبادات کی مداومت سے ان کے نفوس سعادتِ مطلوب کو حاصل کر لیتے ہیں اور انھی ریاضات وعبادات کے لیے لوگ انبیاء کرام کی دعوت، ان کے ماثورہ سنن اور ان کے پیش کیے ہوئے نقوش کے محتاج ہیں اور دنیا میں اکثر لوگ اس قسم کے ہیں اور بعثتِ انبیاءؑ سے اولا و بالذات یہی لوگ مقصود ہیں۔

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے اندر خلق مطلوب اجمالی طور پر موجود ہوتا ہے اور ان کے تاثرات، ان کے اندر اکثر ابھرتے رہتے ہیں لیکن خلق مطلوب کی مد تفصیل اور اندراس کی ہیئات و اشکال کی تعیین میں وہ اکثر پیشوا کے محتاج رہتے ہیں، چنانچہ اس قسم کے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ (قریب

کہ اس کا روغن روشن ہو جائے اگرچہ اس کو آگ بھی نہ چھوئے) اور شریعت الٰہیہ میں اس قسم کے لوگوں کو "سباق" کہا گیا ہے۔

انھی لوگوں میں ایک طبقہ انبیاء کرام کا ہوتا ہے۔ انبیاء کرام کے لیے خلق مطلوب کی تحصیل، اس کے کمالات کی طرف اقدام، اس کی مناسب ہیئات و اشکال کی تقرری، فوت شدہ امور کی تحصیل اور اس کی رکنیت کا علم موجود و حاضر کا القاء اور ناقص و ناتمام کی تکمیل نہایت سہل ہوا کرتی ہے، وہ اس منزل مقصود کو بغیر کسی امام اور بغیر کسی راہبر کے پا لیتے ہیں۔ انبیاء کرام اپنی اپنی فطرت کے اقتضاء کے بموجب اپنی راہ خود بخود طے کرتے چلے جاتے ہیں، ان کے اعمال اور طریق زندگی کو لوگ محفوظ کر لیتے ہیں اور اس طرح ان کے سنن اور قوانین منظم ہو جاتے ہیں اور لوگ انھی سنن اور قوانین کو اپنا دستور العمل بنا لیتے ہیں اور جب ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ معمولی پیشے لوہاری، نجاری وغیرہ کو اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے، جب تک کہ اپنے پیش روؤں کے منقولہ طریقوں کا استعمال نہ کریں تو پھر تم ان اعلیٰ اور شریف مقاصد کی نسبت کیا خیال کر سکتے ہو جن کی راہ نمائی صرف انھی لوگوں کو ہوتی ہے جنھیں خدا کی تائید و توفیق میسر ہوتی ہے۔

پاکستان کے عربی مدارس میں تدریس و تعلیم کے ساتھ نشر و اشاعت کے شعبے بھی قائم کیے جا رہے ہیں۔ سندھ میں اس کی ابتدا مدرسہ مدینۃ العلوم بھینڈو حیدر آباد سے ہوئی ہے، جہاں 'مخدوم محمد ہاشم اکیڈمی' قائم کی گئی اور حال ہی میں اس اکیڈمی کی طرف سے مخدوم صاحب کی نادر روزگار تالیف "فرائض الاسلام" (عربی)، مصری ٹائپ میں عمدہ کاغذ پر چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ عالم اسلام میں اپنے موضوع کے لحاظ سے یہ منفرد تالیف ہے، جس میں اسلام کے عملی فرائض کا عمدہ سلیقے سے استقصاء کیا گیا ہے۔ شروع میں ایک مبسوط مقدمہ بھی دیا گیا ہے جس میں سوانح حیات کے ساتھ مخدوم صاحب کی فقہی مساعی کو واضح کیا گیا ہے۔ شاہ ولی اللہ اکیڈمی سے بھی یہ کتاب دستیاب ہو سکتی ہے۔